وراثت کے مسائل

اللہ عزوجل کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ”مال و جائیداد کو حصہ داروں کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق تقسیم کرو“ نیز غیب داں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ ”جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ میراث کو روکا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا حصہ روک دے گا۔“ کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ وارثوں کو اپنے مال سے محروم کردے۔ شریعت میں میت کے چھوڑے ہوئے مال کو تمام حقداروں کے درمیان قرآن وحدیث کی روشنی میں تقسیم کرنا واجب وضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”مردوں کے لئے اس مال میں سے حصہ ہے جس کو ماں باپ اور قرابت داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لئے بھی اس مال میں سے حصہ ہے جس کو ماں باپ اور قرابت داروں نے چھوڑا ہو خواہ وہ مال کم ہو یا زیادہ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا حصہ ہے“۔ (سورۂ نساء، آیت ۷) اس مختصر سی تحریر میں زیادہ تر پیش آنے والے مسائل کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مسئلہ: میت کے مال سے سب سے پہلے میت کو کفن دفن دیا جائے۔ اس طرح کہ نہ اس میں زیادتی کی جائے اور نہ کمی۔ تکفین وتدفین کے بعد جو مال بچے اس سے میت کے قرض ادا کئے جائیں۔ اس کے بعد اگر میت نے وصیت کی ہو تو باقی بچے ہوئے مال کی ایک تہائی سے ان کی وصیت نافذ کی جائے۔ پھر اس کے بعد باقی بچے ہوئے مال کو وارثین کے درمیان کتاب وسنت کے مطابق تقسیم کیا جائے۔

ضابطہ: جن کا حصہ شریعت میں متعین ومقرر ہے انہیں اصحاب فرائض کہتے ہیں۔ سب سے پہلے میت کے مال کو اصحاب فرائض کے درمیان تقسیم کیا جائے گا بایں طور کہ انہیں ان کا مقررہ حصہ دیا جائے گا پھر باقی بچے ہوئے مال کو میت کی اولاد کے درمیان تقسیم کیا جائے گا عصبہ ہونے کے ناطے۔

ضابطہ: اصحاب فرائض کو ان کا مقررہ حصہ دینے کے بعد جو مال بچ جائے وہ مال نسب والے عصبہ کو دیا جائے۔ نسب والے عصبہ میت کے کنبہ کے وہ لوگ ہیں جن کا حصہ مقرر نہیں ہے جیسے اولاد۔ اور اگر اصحاب فرائض نہیں ہیں تو یہ لوگ پورے مال کے وارث بنتے ہیں۔

ضابطہ: اگر میت کے عصبہ نہ ہو تو بچا ہوا مال اصحاب فرائض کے درمیان ان کے حصوں کے مطابق تقسیم کردیا جائے گا۔ پھر اگر اصحاب فرائض اور عصبات نہ ہوں تو اس شخص کو میت کا مال دیا جائے جو میت کا رشتہ دار ہو۔ میت کے رشتہ داروں کو ذوی الارحام کہا جاتا ہے۔

ضابطہ: اصحاب فرائض کل بارہ اشخاص ہیں جن میں چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں۔ چار مرد یہ ہیں: (۱) میت کا باپ (۲) میت کا

دادا (۳) ماں شریک بھائی یعنی ماں ایک ہو اور باپ الگ الگ ہو (۴) شوہر۔آٹھ عورتیں یہ ہیں: (۱) میت کی بیوی (۲) بیٹی (۳) پوتی (۴) سگی بہن (۵) باپ شریک بہن یعنی میت اور اس کی ماں الگ الگ ہو لیکن باپ ایک ہو۔ (۶) ماں (۷) دادی (۸) نانی۔ یہ وہ حضرات ہیں جن کا حصہ مقرر و متعین ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کی کئی کئی حالتیں ہیں۔ ان میں سے بعض کے ہوتے ہوئے بعض بالکل محروم ہوتے ہیں یا یہ کہ بعض کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔ جیسے باپ کے ہوتے ہوئے دادا محروم ہوتا ہے۔ اسی طرح میت کے بیٹا، بیٹی یا باپ دادا یا پوتا پوتی کے ہوتے ہوئے ماں شریک بھائی بہن محروم ہوں گے۔ اگر میت نے دو بیٹی چھوڑی ہیں تو پوتی محروم ہوگی اسی طرح اگر اپنا بیٹا چھوڑا ہے تب بھی پوتی محروم۔ باپ شریک بہن بھی بعض حالتوں میں محروم ہوتی ہے جیسے میت نے اگر اپنی اولاد یا باپ دادا یا دو سگی بہنیں چھوڑی ہیں تو یہ محروم ہوں گی۔ اسی طرح ماں کے ہوتے ہوئے نانی اور باپ کے ہوتے ہوئے دادی محروم ہوتی ہے یعنی انہیں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

ضابطہ: ''الاقرب فالاقرب'' یعنی میت کے قریبی رشتہ دار کے ہوتے ہوئے دور کے رشتہ دار محروم ہوں گے۔ جیسے باپ کے ہوتے ہوئے دادا اور بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتا محروم ہوتا ہے۔

اصحاب فرائض کے حصوں کا بیان

باپ کی تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت نے باپ کے ساتھ بیٹا یا پوتا بھی چھوڑا ہے تو باپ کو کل مال کا چھٹا حصہ ملے گا یعنی ۱/۶، جیسے زید کا انتقال ہوا اس نے اپنے والد اور تین بیٹے چھوڑے تو کل مال کا چھٹا حصہ والد کو اور باقی پانچ حصوں کو اس کے تینوں بیٹوں کے درمیان برابر تقسیم کر دیا جائے۔

(۲) اگر میت نے باپ کے ساتھ صرف بیٹی یا پوتی چھوڑی ہے تو اس صورت میں باپ کو چھٹا حصہ بھی ملے گا اور بیٹی یا پوتی کو ان کا حصہ دینے کے بعد اگر کچھ مال بچ جائے تو وہ بھی ان کو دیا جائے گا بطور عصبہ کے۔ جیسے:

مسئلہ: زید کا انتقال ہوا اس نے اپنے والد کے ساتھ ایک بیٹی کو بھی چھوڑا تو کل مال کے چھ حصے کئے جائیں گے بیٹی کو آدھا مال یعنی ۳ حصے دیئے جائیں گے۔ والد کو چھٹا حصہ بھی دیا جائے اور باقی بچے ہوئے دو حصے بطور عصبہ کے دیئے جائیں یعنی ۳ حصے والد کو بھی دیئے جائیں گے۔

(۳) اگر میت نے باپ کے ساتھ بیٹا یا پوتا، بیٹی یا پوتی نہ چھوڑی تو باپ کو صرف عصبہ ہونے کی وجہ سے مال ملے گا یعنی اصحاب فرائض کے درمیان مال تقسیم کرنے کے بعد جو مال بچے گا وہ سب باپ کو دے دیا جائے گا۔ جیسے:

مسئلہ: اگر میت نے ماں اور باپ کو چھوڑا تو ماں کو ایک حصہ دیا جائے گا اور دو حصہ والد کو دیا جائے گا۔

مسئلہ: دادا کی بھی یہی تین حالتیں ہیں مگر باپ کے ہوتے ہوئے دادا محروم ہوگا۔

مسئلہ: میت کا حقیقی بھائی بہن، باپ شریکی بھائی بہن اسی طرح ماں شریک بھائی بہن باپ دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہوتے ہیں جیسے اگرکسی شخص کاانتقال ہوااس نے اپنے والد اور دو بھائی تین بہنوں کو چھوڑا تو اس صورت میں کل مال کا وارث والد ہوگا اور میت کے بھائی بہن محروم ہوں گے۔

ماں شریکی اولاد کی تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر ایک ہے تو تمام مال کا چھٹا حصہ ملے گا۔

(۲) اگر ایک سے زیادہ دو یا تین ہیں تو کل مال کا تیسرا حصہ ۱/۳ ملے گا۔ اور اس کو میت کے ماں شریک بھائی بہن کے درمیان برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔ جیسے:

مسئلہ: مسئلہ ۱۲

بیوی	ماں شریک بھائی	ماں شریک بہن	چچا
۳	۲	۲	۵

(۳) میت کی ماں شریک بہن بھائی میت کی اولاد، باپ دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہوں گے۔

شوہر کی دو حالتیں ہیں:

(۱) اگر کسی شخص کی بیوی نے اپنی اولاد چھوڑی ہے تو اس کے شوہر کو کل مال کا چوتھائی ۱/۴ ملے گا۔ جیسے:

مسئلہ: عورت نے تین بیٹے اور شوہر چھوڑا تو کل مال کے چار حصے کئے جائیں گے ایک شوہر کو اور باقی تین حصے تین بیٹوں کو دیئے جائیں گے۔

(۲) اگر عورت نے اپنے انتقال کے بعد صرف شوہر کو چھوڑا اور کوئی اولاد نہیں چھوڑی تو کل مال کا آدھا شوہر کو ملے گا۔ جیسے عورت نے باپ اور شوہر کو چھوڑا تو شوہر کو آدھا اور اس کے باپ کو باقی بچا ہوا مال ملے گا۔

عورتوں کے حصے کا بیان

بیوی کی دو حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی صرف بیوی اور اپنے بھائی کو چھوڑا تو اس کی بیوی کو کل مال کا چوتھائی ۱/۴ ملے گا اور باقی بچا ہوا مال اس کے بھائی کو ملے گا۔

(۲) اگر میت نے اپنی بیوی کے ساتھ اپنی اولاد بھی چھوڑی ہے تو اس کی بیوی کو آٹھواں حصہ ۱/۸ ملے گا۔ جیسے

میت نے ایک بیٹا اور بیوی کو چھوڑا تو اس کی بیوی کو کل مال کا آٹھواں حصہ ملے گا اور باقی اس کے بیٹے کو ملے گا۔

بیٹی کی تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر بیٹی ایک ہے تو اس کو کل مال کا آدھا حصہ ملے گا جیسے میت نے اپنے باپ بیٹی کو چھوڑا تو بیٹی کو ۳ حصے اور باپ کو ۳ حصے ملیں گے۔

(۲) اگر ایک سے زیادہ ہیں تو کل مال کا دو تہائی ۳/۲ پائیں گی جیسے میت نے دو بیٹی اور ایک بھائی چھوڑا تو اس کے کل مال کے تین حصہ کئے جائیں ایک ایک حصہ بیٹی کو اور ایک حصہ میت کے بھائی کو دے دیا جائے گا۔

(۳) اگر میت نے اپنی بیٹی کے ساتھ بیٹا بھی چھوڑا ہے تو دونوں عصبہ ہو جائیں گے اور ان کے درمیان مال کو "للذکر مثل حظّ الانثیین" کے مطابق بانٹا جائے گا یعنی بیٹے کو دو اور بیٹی کو ایک حصہ دیا جائے گا۔ جیسے:

مسئلہ: زید کا انتقال ہوا اس نے چار بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑیں تو کل مال کے بارہ حصے کئے جائیں دو دو حصے ہر ایک بیٹے کو اور ایک ایک حصہ ہر ایک بیٹی کو دے دیا جائے۔

مسئلہ: فاطمہ کا انتقال ہوا اس نے دو بیٹے اور چار بیٹیوں کو چھوڑا تو اس کے کل مال کے آٹھ حصے کئے جائیں دو دو حصے دونوں بیٹوں کے اور ایک ایک حصہ چاروں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیئے جائیں۔

پوتی کی کل چھ حالتیں ہیں:

(۱) اگر ایک ہے تو کل مال کا آدھا پائے گی۔

(۲) اگر ایک سے زیادہ ہے تو کل مال کا دو تہائی ۳/۲ حصہ پائیں گی۔

(۳) اگر پوتی کے ساتھ ایک بیٹی بھی چھوڑی ہے تو پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا۔

(۴) اگر میت نے دو بیٹیاں چھوڑی ہیں تو پوتی محروم ہو گی۔

(۵) اگر دو بیٹیوں اور پوتی کے ساتھ کوئی پوتا یا پر پوتا بھی چھوڑا ہے تو یہ پوتا یا پر پوتا اس پوتی کو عصبہ بنا دے گا۔ جیسے: میت نے دو بیٹی ایک پوتا اور ایک پوتی کو چھوڑا ہے تو میت کے کل مال کے نو حصے کئے جائیں گے، ۳-۳ حصہ دونوں بیٹیوں کو اور دو حصے پوتے کو اور ایک حصہ پوتی کو ملے گا۔

(۶) اگر پوتیوں کے ساتھ میت کا ایک بھی بیٹا ہو تو پوتی محروم ہو گی۔

حقیقی بہنوں کی پانچ حالتیں ہیں:

(۱) اگر ایک ہے تو کل مال کا آدھا۔

(۲) اگر ایک سے زیادہ ہیں تو کل مال کا دو تہائی ۳/۲ حصہ۔

(۳) اگر بہن کے ساتھ سگا بھائی بھی ہے تو بہن عصبہ بن جائے گی۔ اور مال کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ بھائی کو دو اور بہن کو ایک حصہ مل جائے۔

(۴) اگر میت نے بہنوں کے ساتھ بیٹیاں یا پوتیاں بھی چھوڑی ہیں تو اس صورت میں بہنیں عصبہ ہوں گی۔ جیسے: کسی نے ایک بیٹی ایک پوتی اور ایک بہن کو چھوڑا تو کل مال کے چھ حصے کئے جائیں، ۳ حصے بیٹی کو ایک حصہ پوتی کو اور ۲ حصے بہن کو دیئے جائیں۔

(۵) اگر میت نے بہن کے ساتھ بیٹا یا پوتا یا باپ دادا چھوڑا ہے تو بہن محروم ہے۔

باپ شریک بہن کی کل سات حالتیں ہیں:

(۱) اگر ایک ہے تو کل مال کا آدھا پائے گی۔

(۲) اگر ایک سے زیادہ ہیں تو کل مال کا دو تہائی ۳/۲ پائیں گی مگر یہ اس وقت ہے جب کہ سگی بہن نہ ہو۔

(۳) اگر میت کی سگی بہن بھی ہو تو باپ شریک بہنوں کو چھٹا حصہ ملے گا۔

(۴) اگر میت کی دو سگی بہنیں ہوں تو باپ شریک بہنیں محروم ہوں گی۔

(۵) اگر میت کی دو سگی بہنیں ہوں اور اس کا باپ شریک بہن کے ساتھ باپ شریک بھائی بھی ہو تو اس صورت میں حقیقی بہنوں کو دو تہائی ۳/۲ حصہ دیئے جانے کے بعد باقی مال کو "للذکر مثل حظّ الانثیین" کی بنیاد پر تقسیم کر دیا جائے گا۔

(۶) باپ شریک بہن اپنے بھائی اور میت کی بیٹی یا پوتی کے ہوتے ہوئے عصبہ ہو جائیں گی۔

(۷) یہ بھی میت کے بیٹے یا پوتے یا باپ دادا کے ہوتے ہوئے محروم ہوں گی۔

ماں کی چار حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت نے اپنی یا اپنے بیٹے کی اولاد چھوڑی ہے تو ماں کو کل مال کا چھٹا حصہ ملے گا۔

(۲) اسی طرح اگر میت نے دو بھائی بہن کسی طرح کے چھوڑے ہیں تب بھی ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔

(۳) اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو ماں کو ایک تہائی حصہ ۳/۱ ملے گا۔

(۴) اگر میت کی کوئی اولاد یا بھائی بہن نہ ہو تو شوہر یا بیوی کو ان کا مقررہ حصہ دیئے جانے کے بعد جو مال بچے گا اس کا تہائی حصہ ماں کو ملے گا، جیسے: اگر میت نے ماں باپ اور شوہر کو چھوڑا ہے تو اس کے کل مال کے چھ حصے کئے جائیں گے، ۳

حصے شوہر کو دو حصے باپ کو اور ایک حصہ ماں کو دیا جائے گا۔اسی طرح اگر میت نے ماں باپ اور بیوی کو چھوڑا ہے تو باپ کو دو حصے، بیوی کو ایک حصہ اور ماں کو ایک حصہ دیا جائے گا۔

دادی اور نانی کا حصہ:

(۱) اگر دادی یا نانی ہو یا دادی اور نانی دونوں ہوں تو انہیں چھٹا حصہ ملے گا۔

(۲) ماں کے ہوتے ہوئے دادی نانی محروم ہوں گی۔

(۳) وہ دادیاں جو باپ کی طرف سے ہوں وہ باپ کے ہوتے ہوئے محروم ہوں گی۔ جیسے: بیٹا باپ اور دادی کو چھوڑا تو باپ کو کل مال کا چھٹا حصہ ملے گا اور پانچ حصّے بیٹے کو اور دادی محروم ہوگی۔

(۴) قریب کے رشتہ کی دادی نانی کے ہوتے ہوئے دور کے رشتہ کی دادی اور نانی محروم ہوں گی۔

(۵) اگر کسی کی نانی ہو اور پردادی ہو تو نانی کو حصہ ملے گا پردادی کو نہیں ملے گا۔

عصبہ کا بیان

عصبہ ان حضرات کو کہتے ہیں جن کا حصہ متعین نہیں ہے اصحاب فرائض سے جو مال بچ جائے انہیں ملے گا۔عصبہ کی تین قسمیں ہیں:

(۱) عصبہ بنفسہ سے مراد وہ مرد ہے کہ جب اس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں کوئی عورت نہ آئے۔

عصبہ بنفسہ کی چار قسمیں ہیں:

(۱) جزو میت یعنی میت کے بیٹے پوتے نیچے تک۔(۲) اصل میت یعنی میت کے باپ دادا اور اوپر تک۔(۳) میت کے باپ کا جزء یعنی بھائی پھر ان کی مذکر اولاد۔(۴) میت کے دادا کا جزء یعنی چچا پھر ان کی مذکر اولاد۔

مسئلہ: ان چار قسموں میں وراثت بالترتیب جاری ہوگی یعنی اگر پہلی قسم کے عصبہ موجود ہیں تو دوسری اور تیسری اور چوتھی قسم کے عصبات محروم ہوں گے یعنی بطور عصبہ ان کو کچھ نہیں دیا جائے گا ہاں اصحاب فرائض ہونے کی وجہ سے حصہ مل سکتا ہے۔ جیسے:

مسئلہ: اگر کسی کا انتقال ہوا اس نے شوہر، بیٹا اور باپ کو چھوڑا تو مال اس طرح تقسیم ہوگا:

مسئلہ ۱۲

شوہر	بیٹا	باپ
۳	۷	۲

باپ اصحاب فرائض ہونے کی وجہ سے چھٹا حصہ پائے گا۔

مسئلہ ۸

بیوی	بیٹا	چچا
۱	۷	محروم

(۲) عصبہ بغیرہ۔ جیسے بیٹی، پوتی، حقیقی بہن، اور باپ شریک بہن۔ یہ عورتیں اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ بن جائیں گی۔ جیسے:

مسئلہ ۴

شوہر	بیٹا	بیٹی
۱	۲	۱

(۳) عصبہ مع غیرہ سے مراد وہ عورتیں ہیں جو دوسری عورتوں کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہیں جیسے حقیقی بہن یا باپ شریک بہن بیٹی کے ہوتے ہوئے عصبہ ہوتی ہے۔ جیسے:

زید میت ۸

بیوی	بیٹی	حقیقی بہن
۱	۴	۳

اگر وراثت کی تقسیم میں کچھ دشواریاں درپیش ہوں تو علمائے کرام کی طرف رجوع کریں۔